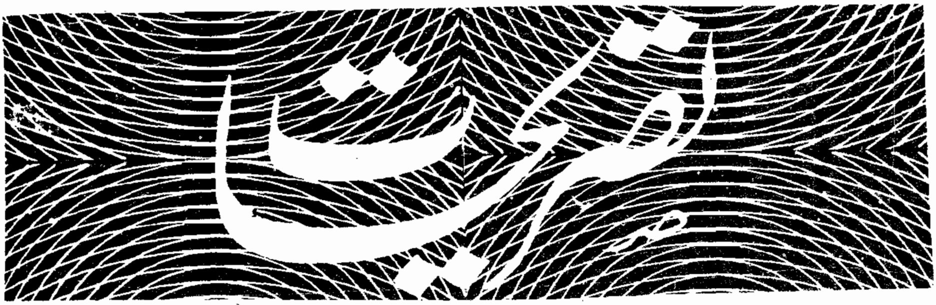

کون نہیں جانتا کہ پاکستان کو اسلام کی خاطر، اسلام کے نام پر بنایا گیا ہے۔ پاکستان بنانے کیلئے جوان گنت قربانیاں دی گئی تھیں وہ صرف اور صرف اسلام کے لئے تھیں۔ پاکستان بننے کے بعد جتنی بھی تحریکیں چلیں اور ان تحریکوں میں جو قربانیاں دی گئیں وہ بھی محض اسلام کے نام پر تھیں۔ غرض کہ پاکستان کی بنیاد، پاکستان کی تعمیر، پاکستان کی تکمیل، یعنی مملکت پاکستان درحقیقت اسلام کے لئے، اس کے نفاذ و اجراء، اس کی نشر و اشاعت اور فروغ کے لئے ہے۔ حتیٰ کہ پاکستان کو "اسلام کا قلعہ" کہا اور مانا گیا ہے۔

لیکن اس "اسلام کے قلعے" "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں جس طرح اسلام سے مذاق کیا گیا ہے، جس طرح اسلام کی دھجیاں بکھیرنے کی کوششیں کی گئیں، جس طرح اسلام کو مٹانے، اس میں تحریف و تبدیل کرنے کی کوششیں کی گئیں اور جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو "نشانہ" بناکر (نعوذ باللہ) اسلام کے خلاف باتیں کی گئیں وہ بھی سب کے سامنے ہے۔

اس تمام تر معاملے میں میری فہم کے مطابق ان گستاخیوں کے مرتکب عاقبت نا اندیش ملعونوں سے بڑھ کر حکمران مجرم ہیں کہ جنہوں نے "اسلام کے ٹھیکیدار" بننے کے باوجود ان گستاخیوں کا کوئی نوٹس نہ لیا اور ایک کے بعد ایک ان گستاخیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا (اور جب تک حقیقتاً اسلام اس ملک میں نافذ نہیں ہو جاتا ہوتا رہے گا۔

(نعوذ باللہ) یہاں اسلام کے خلاف کھل کر لکھا گیا اور لکھنے والے قوم کے "ہیرو" بنا دیئے گئے (معاذ اللہ) اللہ کے خلاف لکھا گیا اور لکھنے والے "دانشور" کہلائے (العیاذ باللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان درازیاں کی گئیں اور زبان دراز "لیڈر" بن گئے عوام سکتے میں آگئے، علماء و خطباء کی زبانوں پر مہر لگ گئی، حکمران محض عیاشیوں میں مبتلا رہے اور گستاخ کھل کھیلنے لگے۔

اسی اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسی "اسلامی حکومت" کے دور میں قرآن پاک کے خلاف جلوس نکلے بلکہ حکمرانوں کی "بیگمات" نے قیادت کی۔ اسلامی احکامات کے خلاف جلوس نکلے، بلند بانگ باتیں کی گئیں اور "اسلامی حکومت" کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

اسی "اسلامی حکومت" کے دور میں شراب کی درآمد میں اضافہ ہوا، چوری و قتل، اغوا اور ڈاکوں میں اضافہ ہوا، رشوت اور بدعنوانی میں اضافہ ہوا۔ سوشلسٹوں، کمیونسٹوں اور ان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا اور حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔

اسی "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی اسی "اسلامی حکومت" کے "عہد زریں" میں ہمارے آقا و مولا سید الرسل، امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی سرعام گستاخی کی گئی اور حکومت بے غیرت بنی رہی، عوام کے لاکھ احتجاج کے باوجود ابھی تک بنی ہوئی ہے بلکہ گستاخی کرنے والی بدفطرت کھلے عام گھوم رہی ہے۔ اسے یورپین ممالک کے دورے کی اجازت دے دی گئی ہے اور وہ دورے پر روانہ بھی ہو چکی ہے۔

کیا حکمران مسلمانوں کی غیرت و حمیت کا امتحان لینا چاہتے ہیں؟ کیا وہ اپنے لئے غازی علم الدین شہید جیسے غیرتمند مسلمان کے منتظر ہیں؟ کیا وہ اپنے غیر ملکی غیر مسلم آقاؤں کی خوشنودی کے لئے چپ ہیں؟ کیا وہ پاکستان کا خاتمہ چاہتے ہیں؟ ...... آخر چاہتے کیا ہیں؟ کچھ پتہ بھی تو چلے! ....

ہمیں گلہ ہے علماء کے اس گروہ سے بھی جو ویسے تو "مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کی دہائی دیتا ہے، اس اصطلاح کی آڑ میں اہل توحید اہلحدیثوں کو برا بھلا کہتا رہتا ہے اور اس طرح مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کا باعث بنتا ہے لیکن جب وقت آتا ہے مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا تو بھیگی بلی بن جاتا ہے۔

ویسے تو غازی علم الدین شہید جیسے اہلحدیث کی قبر پر چادریں چڑھا کر شرک میں اضافے کا باعث بنتا ہے مگر غازی شہید کی راہ پر چل کر گستاخی کے مرتکبوں کے خلاف متحرک نہیں ہوتا اور متحرک ہو بھی کس طرح کہ صاف دکھائی دیتا ہے یہ دودھ پینے والے مجنوں ہیں خون دینے والے نہیں، خون دینے والے صرف اہلحدیث ہیں اور تاریخ اس کی گواہ ہے "رنگیلا رسول" لکھنے والے تاریخی گستاخ کے خلاف اگر لکھا تو شیخنا شیخ الاسلام مولانا

ثناء اللہ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا۔ اور اگر کسی نے اس گستاخ کو کیفر کردار تک پہنچایا تو وہ بھی چینیا والی مسجد کا ایک نمازی غازی علم الدین شہید تھا جس کے بھائی اور بھتیجے آج بھی اہل توحید کی اسی مسجد میں نظر آتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز جب تک اہلحدیث موجود ہیں گستاخوں کا ناطقہ بند کئے رکھیں گے۔

اس اسلامی جمہوریہ میں شان رسالت میں گستاخی کے بعد اب کھلم کھلا دین ھدیٰ کے خلاف باتیں کی جانے لگی ہیں۔ لاہور کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ایک جلسہ کے بارے میں مختلف اخبارات میں رپورٹ شائع ہوئی ہے جس کے مطابق "عالمی پنجابی کانفرنس" کے نام سے ایک تقریب منعقد ہوئی اس میں جن مقررین نے تقاریر کیں وہ سب کے سب بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے تھے (حالانکہ ان لوگوں کو "بائیں بازو" جیسی بے خود سیاسی اصطلاح سے یاد کرنا ایک زیادتی ہے درحقیقت وہ صرف مخالفِ اسلام ہیں) مقررین میں سے ایک (عبداللہ ملک) نے کہا کہ " آج سے چار سال قبل وارث میر شریعت کے خلاف بول بھی نہیں سکتے تھے مگر فضا میں بڑی تبدیلی آگئی ہے۔ شریعت بل کے خلاف فضا تیار کی جانی چاہیئے ورنہ اس کا نتیجہ زبردست فاشزم کی صورت میں نکلے گا۔ یہ ایک گھناؤنا نعرہ ہے۔ اسلام حکمرانوں کے پاس آخری ہتھیار ہے جسے چھیننے میں وقت لگے گا (بقول کسے) نقل کفر کفر نہ باشد کے تحت یہ لکھا گیا ہے۔ عبداللہ ملک نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو فاشزم کہا اور اسے نہایت گھناؤنا نعرہ قرار دیا۔ یہ گستاخ اگر ماسکو میں بیٹھ کر کمیونزم کے بارے میں یہ الفاظ کہتا تو اب تک سائبیریا کے زندانوں میں ہوتا اور دوسروں کی طرح اس کی لاش بھی برف کی تہوں میں دبی ہوئی ملتی مگر مملکت خداداد کی "اسلامی حکومت" بہت "فراخدل" ہے۔ یہ اللہ، رسول، اسلام سب کے خلاف گستاخیاں برداشت کر لیتی ہے۔ (نعوذ باللہ!)

اس جلسہ کی صدارت نوابزادہ مظہر علی خاں نے کی تھی جو ہے ہی سکہ بند روسی کمیونسٹ اور یہ لوگ بقول عبداللہ ملک شکر ہے کہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کو ایک سیکولر ریاست بنایا جائے اور آج اس کے لئے فضا سازگار سمجھتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ ایسے لوگ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں سوال یہ ہے ان کو پاکستان کے اندر کھلے بندوں ایسی باتیں کرنے

کی جرأت کس طرح ہوئی؟ شریعت کے خلاف جو فضا بدلی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے!
اس سوال کا جواب عبداللہ ملک نے بھی دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کے حکمرانوں نے فضا بدلی ہے (ہم کم از کم اس بات میں عبداللہ ملک کے ساتھ متفق ہیں) کہ ہمارے حکمران ان دنوں جمہوریت کے کچھ زیادہ ہی شوقین بن گئے ہیں۔ اور اس شوق میں وہ جمہوریت سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ دنیا کے کسی جمہوری ملک اور کسی بھی جمہوری تصور میں ملک کی بنیاد ڈھانے کی اجازت نہیں مگر پاکستان میں انوکھی جمہوریت آئی ہے کہ ملک کو ہی ختم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں اور حکمران "کشادہ دلی" کا مظاہرہ کر رہے ہیں ——

انگریز کے دور میں غلامی کے باوجود مسلمانوں کی ایمانی جرأت اور غیرت کا یہ عالم تھا کہ اسلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکے۔ آج بھی ہندوستان کا مسلمان محکومی و مجبوری کے باوجود پاکستانیوں سے زیادہ ایمانی قوت کا مظاہرہ کر رہا ہے اور پاکستانی "اسلام کا قلعہ" بنا کر مست ہو گئے ہیں، اب اس کی حفاظت اور اسلام کی مدافعت سے یکسر عاری نظر آتے ہیں۔ حکمرانوں کی تو بات ہی چھوڑیئے وہ تو ازل سے "خواص" میں شمار ہوتے ہیں یعنی عوام سے بڑھ کر، عوام سے اونچے۔ ان کی اسلامی غیرت تو اتنی ہے کہ اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین ھدیٰ کے خلاف زبان درازیاں ہوں تو "جمہوریت" کا بہانہ کرتے ہیں اور اپنی فانی حکومت کو خطرہ ہو تو دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو جاتا ہے پھر کوئی دیواروں پر پوسٹر بھی نہیں لگا سکتا۔

اللہ بچائے —— آمین

رانا محمد شفیق خاں پسروری

الاسلام ڈائری ۱۹۸۷ء

زیر ترتیب ہے۔ اس بار اس میں انقلابی تبدیلیاں لائی جارہی ہیں۔ مشتہرین جلد رابطہ قائم کریں۔

ادارہ الاسلام ڈائری
۵۳۔ لارنس روڈ لاہور نمبر ۳